افغانستان کے ولایت لوگر کے موضع چرخ (یعقوب چرخیؒ وغیرہ افاضل اسی کو منسوب ہیں) سے تعلق رکھنے والے حضرت مولانا محمد دین صاحب تشریف لائے جو مقامی جہاد کے امیر بھی ہیں عبد عالم محدث اور حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتی مرحوم کے خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے جہاد افغانستان کے سلسلہ میں نصرت خداوندی کے عجیب واقعات سنائے جسے جہاد افغانستان والے کالم میں ند۔ قارئین کیا جائے گا۔ دارالعلوم اور حضرت بانی دارالعلوم کے بارہ میں انہوں نے اپنے شیخ و استاذ حضرت محدث غورغشتوی کی ایک روایت نقل کی جسے دارالعلوم کے اس کالم میں محفوظ کرنا ضروری ہے۔

فرمایا مجھے تمام عمر مولانا عبد الحق مدظلہ سے ملنے کی حسرت تھی اس لئے کہ ہمارے شیخ الحدیث نصیر الدینؒ فرماتے تھے "کہ اب حبیب مولانا عبد الحق صاحب وطن (دیوبند سے) آگئے ہیں۔ اب اگر میں تدریس نہ بھی کرسکوں تو میرا ذمہ فارغ ہوگا اس لئے کہ وہ میرے عوض ہیں اور یہ ایسا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نے ظہور فرمایا اور وہ فتویٰ دینے لگے تو لقمان حکیم نے فرمایا کہ اب ان کا فتویٰ کفایت کرتا ہے۔ اس کے راوی مولانا محمد دین صاحب نے فرمایا کہ یعنی مولانا ان پر ایسے گراں تھے کہ مثالیں دے دے کر ہمیں ان کے بارہ میں سمجھایا کرتے۔

شیخ عبد الفتاح ابوغدہ کی آمد | شام اور عالم عرب کے ممتاز ترین جید اور محقق علامہ اور مجاہد رہنما شیخ عبد الفتاح ابوغدہ جو اس وقت ریاض سعودی عرب میں شام سے جلا وطنی کی زندگی گذار رہے ہیں اور ریاض یونیورسٹی میں علم و تحقیق کے گوہر لٹا رہے ہیں ۳ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کو دارالعلوم تشریف لائے اور یہ آپ کی دوسری بار آمد تھی۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس سرہ کے فرزند مولانا محمد بنوری ان کے ہمراہ تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ساتھ دفتر میں دیر تک قیام فرمایا۔ پھر دارالعلوم کے مختلف شعبوں بالخصوص کتب خانہ دیکھا مسجد دارالعلوم میں نماز ظہر کی امامت فرمائی اور طلبہ و اساتذہ کو زیارت نصیب ہوئی۔

اس کے بعد جناب مدیر الحق کے مکان پر چند گھنٹے آرام فرمایا۔ کتاب الآراء میں دارالعلوم اور حضرت بانی دارالعلوم کے بارہ میں فصیح و بلیغ جامع اور عمیق تاثرات کو قلم بند کیا جس میں سے چند جملے یہ ہیں۔

فهي دار أسست على التقوى والدين ونشر الكتاب والسنة بين المسلمين بالعلم والعمل والجهد والاجتهاد فخرج طلابها شيوخاً في العلم وقادةً في الجهاد فآتاهم الله الفضل بطرفيه جلول انظار مولانا الشيخ عليهم وتوجيهم اليهم

دارالعلوم ایسی جگہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ، مسلمانوں میں کتاب و سنت کی اشاعت کے لئے رکھی گئی ہے وہ بھی علم و عمل محنت و جد و جہد و جہاد کے ذریعہ۔ اس وجہ سے اس کے طلبہ علم کے شیوخ اور جہاد کے قائد بن کر نکلتے ہیں۔ انہیں ہر لحاظ سے ہمارے شیخ (مولانا عبد الحق مدظلہ) کی توجہات عالیہ اور نظر کرم سے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے نوازا۔